إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل

THE ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸ | ۷ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۲ رجب ۱۳۵۹ھ | ۷ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۷۸

سینما ـــ اور ـــ بے پردگی

تقلید مغرب کے شوق اور فیشن پرستی کے جنون میں جوں جوں ہندوستان کے نوجوان بڑھتے جاتے ہیں۔ اس وادی کی خارداری اور اس کی پریشان کن الجھنوں کا احساس بھی زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس راستہ میں پیش آنے والی ناگوار باتوں پر شور آہ و بکا بھی اٹھتا رہتا ہے۔ ان حالات میں خواہ جوش جوانی میں بدمست اور نشۂ فیشن پرستی میں چور کوئی عبرت حاصل نہ کریں۔ مگر سنجیدہ طبقہ ان قباحتوں سے آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔ جو اخلاق اور شرافت کو تباہ کرنے والی ہیں۔

کچھ عرصہ سے لاہور کے اخبار "ٹربیون" میں ایک عبرت انگیز بحث شروع ہے جس کی ابتداء ایک فیشن زدہ لڑکی کی طرف سے ہوئی۔ اس نے لکھا۔ کہ:-

"میں آٹھ اور نو بجے کے درمیان لارنس گارڈن میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ گھوم رہی تھی۔ کہ غنڈوں نے ہم پر آوازے کسے۔ اور ہمیں ناشائستہ مذاق کئے۔ کیا ہم عورتوں کو باغوں میں گھومنے کا بھی حق نہیں!!"

اس کے جواب میں "ایک جنٹلمین" نے لکھا۔ کہ:-

"پوڈر۔ لپ سٹک اور نیم عریاں لباس میں فضاؤں کو خوشبو سے معطر کرتی ہوئی جب آپ باغ میں نکلتی ہیں۔ تو سینما ہالوں سے تربیت پائے ہوئے نوجوان آپ سے چھیڑ خانی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ اس سے بہتر سلوک چاہتی ہیں۔ تو اس طرح دعوت نظارہ نہ دیجئے۔ سیر کو نکلتے وقت گھر کے کسی مرد ممبر کو ساتھ لے جایا کیجئے!!" (پرتاپ ۵ اگست)

خود "پرتاپ" نے بھی ایسی لڑکیوں کو یہی مشورہ دیا ہے۔ کہ:-

"اگر آپ عزت کو محفوظ رکھنا چاہتی ہیں۔ تو ہتھیار بند ہو کر نکلا کریں۔ اور اگر نکلنا ہی ہے۔ تو گھر کے کسی مرد ممبر کو اپنے ساتھ ٹہلنے کی تکلیف دے لیا کریں!!"

اس مذاکرہ سے دو باتیں ظاہر ہیں ایک یہ کہ موجودہ سینما ہال نوجوانوں کی تربیت کے لئے سخت مضر ثابت ہو رہے ہیں۔ اور اخلاقی لحاظ سے ان کی تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ عورتوں کا اس طرح بے حجابانہ منظر عام پر آنا جہاں نوجوانوں کی آوارگی میں اضافہ کا موجب ہو رہا ہے۔ وہاں لڑکیوں کے لئے بھی بے حد تکلیف۔ ذہنی پریشانی اور انتہائی توہین کا باعث ہے۔

سوسائٹی میں شدید خرابی کے ان خطرناک رستوں کو صرف اسلام نے بند کیا ہے۔ عورتوں کا اس طرح بے حجابانہ پبلک مقامات پر پردہ کی قیود اور پابندیوں سے آزاد ہو کر آنا اس نے ممنوع قرار دیا ہے۔ گویا نوجوانوں کے اس طرح مائل آوارگی ہونے اور عورتوں کے ذلیل و رسوا ہونے کے امکانات کا کلیۃً خاتمہ کر دیا ہے۔ نہ عورت بے پردہ ہو کر منظر عام پر آئے۔ اور نہ کسی آوارہ گرد غنڈے کو اس کی اس طرح تحقیر و تذلیل کا موقعہ ملے۔

رہی سینما بازی اصولی طور پر اس کے متعلق بھی اسلام کی طرف سے پابندی عائد ہے۔ اسلام نے شراب کی ممانعت کرتے ہوئے یہ اصل بیان کیا ہے کہ اثمھما اکبر من نفعھما۔ یعنی اس کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہیں۔ اب جس چیز پر بھی یہ اصل عائد ہوگا۔ وہ ممنوع قرار پائے گی۔ وہ سینما بازی جو اس کی ذیل میں آئے۔ یقیناً ممنوع ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آج مسلمانوں کو اس کی قباحت بتانے والا بھی کوئی نہیں۔ اور آج تک کسی ایک عالم نے بھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ ہاں جماعت احمدیہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے ممنوع قرار دے دیا ہے اور مستقل طور پر اس کی ممانعت کے احکام صادر فرما دیئے ہیں۔ اور جب ان عبرتناک نتائج پر نگاہ ڈالی جائے۔ جو سینما بازی سے پیدا ہو رہے ہیں اور اس ٹھوس نقصان کو دیکھا جائے۔ جو اس سے ملک و ملت کو پہونچ رہا ہے۔ تو واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ممانعت بہت بڑا احسان ہے۔ جو ہمارے مقدس امام نے ہم پر کیا۔ اور اس پر عمل کرنا اپنے آپ کو سخت نقصان سے محفوظ رکھنا ہے۔

پھر حضور نے تحریک جدید کے سلسلہ میں عورتوں کے لئے لوازمات فیشن پرستی کی ممانعت فرما دی ہے حتیٰ کہ لیس۔ فیتہ اور گوٹا کناری کے استعمال کی بھی اجازت نہیں۔ پوڈر۔ لپ سٹک اور ایسے ہی دیگر سامانوں کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تکلفات اور سامان عیش و عشرت سے دور رہ کر سادہ۔ اور بالکل سادہ فضا میں پرورش پانے والے نوجوان مرد اور عورتیں ہی اپنے اندر ایک "تنومند تندرست صحیح الجثہ اعلیٰ دل و دماغ کی مالک اور مشکلات کو مردانہ وار برداشت کرنے والی جماعت کی تعمیر کی صلاحیت رکھ سکتے ہیں۔ فیشن پرستی میں غرق اور عیش و عشرت کی عادی اور سینماؤں و تھیٹروں کی رنگین فضاؤں میں سانس لینے والے نوجوان مرد اور عورتیں قطعاً اس قابل نہیں ہو سکتے۔ کہ حوادث زمانہ کا ہمت و استقلال کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔ زندگی کی پرخطر اور دشوار گزار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت اور بیرونی جماعتیں

جماعت احمدیہ گولیکی (گجرات)

"الفضل" میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وصیت پڑھ کر احباب کے دلوں میں جو اضطراب اور درد پیدا ہوا۔ اس کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ سب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا کرتے ہیں۔ ۲۹ وفا ایک صاحب نے اپنی طرف سے ایک بکرا اور ایک بکرا جماعت نے ذبح کر کے صدقہ دیا۔ اور پانچ من غلہ گندم غرباء اور مساکین میں تقسیم کیا گیا۔ خاکسار پیر بشیر احمد ہاشمی جنرل سیکرٹری

جماعت احمدیہ مانسہرہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وصیت اخبار میں پڑھ کر احباب جماعت کو بے حد کرب و اضطراب ہوا۔ اور تحریک پر صدقہ کی رقم فراہم کر کے کچھ حصہ صدر انجمن احمدیہ میں بھیجنا قرار پایا۔ اور کچھ حصہ مقامی طور پر تقسیم کیا گیا۔ ۵ و ۸ اگست ۱۹۴۰ء کو دو نفلی روزے اس صدقہ کے سلسلہ میں رکھنے تجویز ہوئے۔ دعاؤں کا سلسلہ بھی شروع ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کی عمر میں برکت دے۔ خاکسار محمد عرفان

جماعت احمدیہ اوڑ ضلع جالندھر

الفضل میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت پڑھ کر افراد جماعت احمدیہ کو بہت اضطراب ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی۔ اور بطور صدقہ بکرا ذبح کیا گیا۔

خاکسار حکیم شیر محمد

جماعت احمدیہ چک ۳۱۲ ع ب

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وصیت اخبار الفضل میں پڑھ کر احباب جماعت کے دل بے چین ہو گئے۔ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اور بطور صدقہ دو من گندم غرباء میں تقسیم کی گئی۔ خاکسار محمد حسین سیکرٹری تبلیغ

جماعت احمدیہ کپورتھلہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اخبار الفضل کے ذریعہ وصیت جس وقت کپورتھلہ میں پہنچی تو حضور کی درازیٔ عمر کے لئے دعائیں شروع کرائی گئیں۔ نیز فوراً بارہ روپے چار آنے صدقہ کی رقم وصول کر کے قادیان روانہ کی گئی۔

خاکسار ارشد الحق سیکرٹری مال و محاسب

جماعت احمدیہ دنیاپور ضلع ملتان

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت پڑھ کر جماعت احمدیہ دنیاپور نے صدقہ کے طور پر دو بکرے ذبح کئے اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور حضور کی عمر میں برکت دے۔ خاکسار محمد اسلم سیکرٹری

جماعت احمدیہ دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ

اخبار الفضل میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی وصیت پڑھ کر جماعت احمدیہ دھرگ میانہ نے بطور صدقہ مبلغ ۱۳/۸ روپے کا ایک بکرا خرید کر ذبح کیا۔ اور گوشت اور نقدی غرباء میں تقسیم کی گئی نیز دعا کی گئی۔ کہ مولا کریم ہمارے آقا کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ خاکسار محمد سلیمان

احباب فوری توجہ فرمائیں

جو صاحبان چندہ تحریک جدید کے وعدے ۱۰ اگست ۱۹۴۰ء تک پورے کر دیں گے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے حضورؐ خاص ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اگر آپ نے ابھی تک ادائیگی نہیں کی۔ تو فوری توجہ فرمائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تجنید خدام الاحمدیہ

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں نہایت ضروری اطلاع

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ وفا ۱۳۱۹ ہش الفضل کی اشاعت ۳۱ وفا ۱۳۱۹ ہش میں چھپ کر آپ کی نظروں سے گزر چکا ہوگا۔ اور آپ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے تازہ ارشادات سے آگاہ ہو چکے ہوں گے۔ حضور کے منشائے مبارک کے ماتحت قادیان میں فوری اور جبری بھرتی کے لئے شعبہ تجنید کی طرف سے تمام انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں۔ مگر حضور کے خطبہ کے اس حصے پر جو بیرونی احباب سے تعلق ہے عمل کے لئے خطبہ کی اشاعت کا انتظار تھا۔ اب چونکہ خطبہ شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ

"سر دست باہر کی جماعتوں میں داخلہ فرض کے طور پر نہیں ہوگا۔ بلکہ ان مجالس میں شامل ہونا ان کی مرضی پر موقوف ہوگا۔ لیکن جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم ہے۔ تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ضروری ہوگا۔ اور اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے۔ تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا ضروری ہوگا۔"

اس ارشاد کے ماتحت چونکہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اہالیان دارالامان کی طرح مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے آپ صاحبان کی خدمت میں معروض ہوں۔ کہ آپ جلد تر اس امر کے متعلق مطلع فرمائیں۔ کہ آپ کے ہاں کس قدر عہدیداران پندرہ سال سے چالیس سال تک کی عمر کے ہیں۔ تاکہ اس قدر فارم رکنیت آپ کی خدمت میں ارسال کئے جا سکیں۔

اسی طرح دیگر احباب جماعت کی خدمت میں جو پندرہ سال سے چالیس سال تک کی عمر کے ہیں عرض ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت کے لئے رکنیت فارم پُر کرنا لازمی ہے۔ (دستور اساسی و قواعد و ضوابط مجلس خدام الاحمدیہ دفعہ ۱۷) اس کے بغیر کوئی صاحب مجلس ہذا کے رکن شمار نہیں کئے جا سکتے۔ اس لئے جو دوست اپنے آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ کا رکن سمجھتے ہوں۔ یا اب شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں۔ وہ اپنے نام جلد تر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کو لکھا دیں۔ تاکہ عہدیداران کے لئے فارم رکنیت ارسال کرتے وقت دیگر احباب جماعت کے لئے جو باقاعدہ فارم رکنیت پُر کر کے مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا چاہیں ان کے لئے بھی مطلوبہ تعداد میں فارم بھیجے جا سکیں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق احباب جماعت میں تین روز متواتر ہر نماز کے بعد اعلان کا اہتمام فرمائیں۔

خاکسار۔ ملک عطاء الرحمٰن مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

عائشہ نام میں برکت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ذکر آنے پر فرمایا - عائشہ نہایت ہی مبارک نام ہے - موجودہ نسل انسانی سب سے پہلی عورت کا نام بھی عائشہ تھا - چنانچہ یہود کی بائیبل میں لکھا ہے - کہ حوّا کا نام عائشہ تھا - اور خود حوّا کے معنی بھی عائشہ کے ہیں - یعنے زندہ رہنے والی - عربی میں عائشہ اور حوّا ہے - اور عبرانی میں عَیشہ - جیسے پنجابی میں عائشہ کا غلط تلفظ عَیشاں ہے - پنجابی کے الفاظ "جیندوڈی" "جیونی" جو بطور نام استعمال ہوتے ہیں اسی لفظِ عائشہ کا ترجمہ ہیں ؛

کامیابی کے لئے استقلال کی ضرورت

فرمایا - حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں :- نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا - کہ آپ ہر رات بلا ناغہ نوافل پڑھتے - اور صبح چاشت تک بیٹھے تسبیح و تذکیر کیا کرتے - فجعل الناس یثوبون الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم - فیصلون بصلاتہ حتی کثروا فاقبل فقال یا ایھا الناس خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللّٰہ لا یمل حتی تملوا وان احب الاعمال الی اللّٰہ ما دام وان قل یعنی بعض لوگ حضور کے اس فعل کی طرف مائل ہوئے اور آپ کی طرح نوافل اور تذکیر و تسبیح شروع کر دی ، حضور نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا - اے لوگو اتنا کام اپنے ذمہ لو جس کو آسانی سے استقلال کے ساتھ ہمیشہ کرتے چلے جاؤ - یہ جو تم نے میری دیکھا دیکھی ریاضت شروع کر دی ہے خدا تعالےٰ تو اس بات سے نہیں اکتائیگا کہ میرے بندوں کو میری عبادت کرتے کرتے اب بہت دیر ہو گئی ہے - اب ذرا مجھے سستانے دیتے - تو بہتر ہوتا - مگر کاروباری ہونے کی وجہ سے تم خود اتنا وقت دینے سے تنگ آ جاؤ گے اور ناغے کرنا شروع کر دو گے - حالانکہ خدا تعالےٰ کو نیکی کے کاموں میں سے وُہ کام اگرچہ وُہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو زیادہ پسند ہے جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے - اور پُورے عزم و استقلال کے ساتھ بلا ناغہ اسے اس کے وقت پر کیا جائے ؛

فرمایا - ہر ترقی خواہ دینی ہو - یا دُنیوی بغیر استقلال اور دوام کے مکمل طور پر حاصل نہیں ہو سکتی - اگر کوئی شخص چار سال کے بعد چندہ میں یکمشت سو روپیہ دے دیتا ہے - تو ایسے شخص سے اُس شخص کو کئی درجہ زیادہ ثواب ملے گا - جو بلا ناغہ ماہ بماہ ایک روپیہ دیتا رہتا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے - کہ جو شخص اپنی حیثیت کے مطابق مقررہ وقت پر خواہ ایک آنہ بھی بھیجتا رہتا ہے - اس کا یہ فعل خدا کی نظر میں اس شخص کے فعل سے کہیں زیادہ پسندیدہ ہے - جو چار سال کے بعد اپنی غفلت کی آنکھ کھول کر سو روپیہ دے دیتا ہے - اور پھر سو جاتا ہے - پھر چار پانچ سال تک معمولی سے معمولی رقم بھی بھیجنے کا نام نہیں لیتا ؛

ایسا ہی دُنیا میں بھی ترقی کا موجب استقلال ہے - جن اقوام یا افراد میں استقلال نہیں ہوتا - وُہ ہمیشہ نامراد اور ناکام رہتے ہیں - حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے شاندار انسان تھے - اس کی وجہ آپ کا ہر کام میں استقلال ہی تھا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو وصیت کی تھی - کہ اپنے ہر کام میں استقلال کو لازم پکڑنا - اور خواہ وہ کام کتنا ہی چھوٹے سے چھوٹا کیوں نہ ہو - اس پر ہمیشگی اختیار کرنا - حدیث میں آتا ہے - کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب کبھی پوچھا جاتا - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نیکی کا کونسا کام زیادہ پسند تھا - تو آپ یہی جواب دیتیں - ما داوم علیہ صاحبہٗ وان قلّ - کہ جس کام پر اس کا کرنے والا ہمیشگی اختیار کرے خواہ وُہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو ؛

پس جو شخص اپنا وقت ضائع نہیں کرتا - بلکہ تھوڑا تھوڑا کام کرتا رہتا ہے وُہ انجام کار ضرور اچھا پھل پاتا ہے ؛

فرمایا - یہاں ایک لڑکا پاگل ہو گیا تھا - حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق کہا - کہ اس نے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا تھا - اور روزانہ ایک سپارہ حفظ کر لیتا تھا - میں نے اسے سمجھایا کہ دماغ سے اتنا کام لو - جتنا وُہ برداشت کر سکے - اور روزانہ اتنا یاد کرو - کہ قرآن کریم ختم کرنے تک تمہارے دماغ پر کوئی غیر معمولی بوجھ نہ پڑے - مگر وُہ باز نہ آیا - اور لگاتار روزانہ ایک ایک سپارہ یاد کرتا رہا حتےٰ کہ اکیس دنوں میں اس نے اکیس سپارے حفظ کر لئے - بائیسویں دن میرے پاس آیا - کہ مجھے خدا کے متعلق کچھ اس قسم کے خیالات پیدا ہو گئے ہیں - کہ وُہ موجود بھی ہے - یا نہیں - دیکھو - کہاں تو وُہ وقت تھا - کہ قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام سمجھ کر حفظ کر رہا تھا - اور کہاں یہ وقت آیا - کہ اسلامی قانون کی بے حرمتی کی پاداش میں اس کا دماغ خراب ہو گیا - اور وُہ سرے سے خدا تعالےٰ کا ہی منکر ہو گیا ؛

امتحان کے دنوں میں بعض طالب علم ساری ساری رات پڑھتے رہتے ہیں اور دن کو بھی پڑھائی میں گزار دیتے ہیں - نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ بہتوں کی صحت خراب ہو جاتی ہے - یا پاگل ہو جاتے ہیں - اور حواس پر خاص کر ایسا خطرناک اثر پڑتا ہے - کہ جب وُہ تعلیم سے فارغ ہو کر ملازمت کی لائن میں جاتے ہیں - تو کم از کم پچھتر فی صدی ناقابل قرار دے کر ملاقات کے کمرہ سے ہی باہر نکال دیئے جاتے ہیں - کسی کی قوتِ باصرہ کمزور ہوتی ہے - اور کسی کی قوت سامعہ ناکارہ - اور یہ سب نقصان اسلام کے اس قانون پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہوتے ہیں - کہ :-

"ہر کام پر ہمیشگی اختیار کرو"

اس اسلامی قانون کی بے حرمتی کی پاداش میں قدرت ایسا انتقام لیتی ہے - کہ وُہ کہیں کے بھی نہیں رہتے ؛

خاص کر ہمارے ہندوستان میں یہ بہت بڑا نقص ہے - کہ لوگ کام کو اس کے کرنے کے اصل وقت سے پیچھے ڈالتے چلے جاتے ہیں - حتےٰ کہ کام زیادہ ہو جاتا ہے - پھر یا تو کام ہو ہی نہیں سکتا - یا خراب ہو جاتا ہے - یا پھر کرنے والے کے لئے نتیجۃً خطرناک ثابت ہوتا ہے ؛

پس ہمیں اس حدیث کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے - اور اس پر پُورا پُورا عمل کرنا چاہیئے - کیونکہ اس میں علاوہ دینی - اور دُنیوی فلاح و بہبودی کے خدا تعالےٰ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی رضامندی بھی ہے - اور جس کام میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی رضامندی ہو - بھلا اس کے مبارک ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے ؛

خاکسار محمود احمد جلیل
شاہ پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر غیر مبایعین کی ایک غلط فہمی کا ازالہ

مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق ہمارا نقطۂ نظر

میں الفضل کے لئے مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت مضمون لکھ چکا تھا۔ کہ ۲۸ ہجرت کے "الفضل" میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک مضمون مسئلہ کفر و اسلام میں ہمارا مسلک کے عنوان سے شائع ہوا۔ الحمد للہ کہ جس اصولی حقیقت کو حضرت میاں صاحب نے اپنے مضمون میں پیش فرمایا ہے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر میں نے یہ مضمون تحریر کیا ہے۔ گو پیرایہ جدا ہے مگر حقیقت ایک ہی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی نکتہ چینی

حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری نے اپنے ایک مضمون میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کسی خط کا جو حضور نے خانصاحب دلاور خان صاحب کو لکھا یہ مفہوم تحریر کیا۔ کہ

حضرت خلیفہ صاحب نے کفر غیر احمدیاں کے مسئلہ کو حل کر دیا ہے۔ اور صاف فرمایا ہے کہ اس سے مراد کفر دون کفر ہے۔ اور یہ منشاء نہیں کہ غیر احمدی لوگ ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح اسلام سے نکل گئے"

اس پر مولوی محمد علی صاحب نے ۱۲ رمئی سنہ ۱۹۴۰ء کے پیغام صلح میں لکھا۔

"آپ نے جو وسوسہ پیش کیا ہے۔ کہ جناب میاں صاحب اپنے پہلے عقیدہ سے کچھ پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ اس کی تردید "الفضل" میں ہو گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے الفضل ۵ رمئی سنہ ۱۹۴۰ء اول"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جو عقیدہ ہے اور جسے پیغام صلح نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مولانا غلام حسن صاحب کو مخاطب کر کے لکھا۔ آپ لکھ دیتے ہیں۔ کہ میاں صاحب غیر احمدیوں کو خارج از اسلام نہیں کہتے تو وہ بھی شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور اگلے دن ہی بڑے زور شور سے شائع کر دیا جاتا ہے۔ کہ میاں صاحب کے نزدیک تمام غیر احمدی وہ بھی جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام نہیں سنا دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی!"

گویا مولوی محمد علی صاحب کا اعتراض یہ ہے۔ کہ دونوں تحریروں میں تناقض ہے۔ اسی جگہ مولوی صاحب نے الفضل میں ان دونوں تحریروں کے شائع ہونے کو دین سے تمسخر بھی قرار دیا ہے۔

نکتہ چینی کی وجہ

مگر افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے ہمارے خلاف بے جا جوش رکھنے کی وجہ سے اصل حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ ورنہ یہ ہر دو تحریریں تو ایسی صاف اور عام فہم ہیں۔ کہ ان میں ہرگز کوئی تناقض نہیں

حضرت امیر المومنین نے عقیدہ نہیں بدلا

خان دلاور خان صاحب کا اصل خط تو میرے سامنے نہیں۔ تاہم حضرت مولانا غلام حسن صاحب نے اس کا جو مفہوم تحریر فرمایا ہے۔ اس پر بھی غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی پہلے عقیدہ سے پیچھے نہیں ہٹے۔ اور نہ یہ حضرت مولانا غلام حسن صاحب نے لکھا ہے۔ کہ حضور اپنے پہلے عقیدہ سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ بلکہ مولانا موصوف تو یہ فرما رہے ہیں کہ حضور نے اس مسئلہ کو حل فرما دیا ہے یعنی اس خط میں کفر و اسلام کے مسئلہ کی ایسی تشریح فرما دی ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں اب مولوی محمد علی صاحب کے لئے یہ مسئلہ محل اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ اور انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر لینی چاہیئے۔ مگر عجیب بات ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو اس تشریح میں اور حضور کے پہلے بیان کردہ عقیدہ میں تناقض نظر آ رہا ہے۔

مولانا غلام حسن صاحب کے پیش کردہ مفہوم سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ غیر احمدیوں کو ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح دائرہ اسلام سے خارج نہیں سمجھتے۔ یعنی حضور نے جو پہلے فرمایا ہے۔ کہ غیر احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ . . . . .

اس کی تشریح میں آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ غیر احمدی ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ بلکہ ایک دوسرے نقطۂ نظر کے لحاظ سے دائرہ اسلام سے خارج لکھا ہے۔ اور یہ امر بالکل درست ہے۔ کہ غیر احمدیوں کے کفر اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے کفر میں درجہ کے لحاظ سے ضرور فرق ہے۔ ہندو اور عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتے اور سرے سے اسلام کے منکر ہیں۔ مگر غیر احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قائل ہونے کی وجہ سے ہمیں ہندوؤں اور عیسائیوں سے بہت زیادہ قریب ہیں۔ پس محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے ہم ان کے کفر کو درجہ کے لحاظ سے اس مقام پر نہیں رکھ سکتے جو ہندوؤں اور عیسائیوں کے کفر کا درجہ ہے۔ اس درجہ کے اختلاف کو اگر کفر دون کفر کے الفاظ سے ظاہر کر دیا جائے۔ تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

کفر دون کفر کی تشریح

کفر کے مدارج میں فرق تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تسلیم فرمایا ہے بلکہ حضور تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام مکفرین کے کفر کو بھی ایک درجہ پر نہیں قرار دیتے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ پر فرماتے ہیں۔

"جو لوگ بوجہ علمی استعداد کے خدا کے براہین اور نشانوں اور دین کی خوبیوں کو بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ اور شناخت کر سکتے ہیں۔ وہ اگر خدا کے رسول سے انکار کریں۔ تو کفر کے اول درجہ پر ہونگے اور جو لوگ اس قدر فہم اور علم نہیں رکھتے مگر خدا کے نزدیک ان پر بھی ان کے فہم کے مطابق حجت پوری ہو چکی ہے۔ ان سے بھی رسول کے انکار کا مواخذہ ہوگا۔ مگر بہ نسبت پہلے منکرین کے کم۔"

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکفرین میں سے بعض کے کفر کو اول درجہ پر تسلیم کیا ہے۔ اور بعض کے کفر کو اس سے کم درجہ کا۔ اور اسی لئے مواخذہ اور سزا کی کمی بیشی کا فرق بھی تسلیم فرمایا ہے۔ پس مدارج کفر کے اس فرق کو ظاہر کرنے کے لئے اگر کفر دون کفر کی اصطلاح استعمال کی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین کے کفر کے مدارج میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرق تسلیم کیا ہے۔ تو ہندوؤں اور عیسائیوں کے کفر اور غیر احمدیوں کے کفر کو ایک درجہ پر کیسے رکھا جا سکتا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ عقیدہ عین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے مطابق ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ اور غیر احمدیوں کے کفر کے مدارج میں جو فرق ہے اسے بھی نہایت صفائی سے تسلیم فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ میں کفر کی دو قسمیں بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

اول:۔ "یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔" (یہ ہندوؤں اور عیسائیوں کا کفر ہے ناقل)

دوم:۔ "دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔"

کفر حقیقی کی دو قسمیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس جگہ جنس کفر کی دو نوعیں (قسمیں) بیان فرمانا صرف اسی امر کی وضاحت کے لئے ہے۔ کہ ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ اور غیر احمدیوں کے کفر کے مدارج میں جو فرق ہے اس پر روشنی ڈالیں۔ اگر ان دونوں قسم کے کفر کے مدارج میں حضور کے نزدیک کوئی فرق نہ ہوتا۔ تو حضور کفر کی یہ دو قسمیں بیان نہ فرماتے۔ یہ مدارج کا فرق مولوی محمد علی صاحب کو بھی مسلّم ہے۔ وہ صرف اس حوالہ کی تشریح میں یہ غلطی کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ دوسری قسم کے کفر کو بمعنی فسق لیا کرتے ہیں۔ مگر ہم لوگ اس دوسری قسم کے کفر کو بمعنی فسق نہیں لیتے۔ بلکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ا سے کفر حقیقی کی ہی دوسری قسم سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس عبارت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۷۹)

یعنی دونوں کے حقیقی کفر ہونے کی وجہ سے انہیں ایک ہی طرح کا کفر سمجھنا چاہیئے۔ دو قسموں کے لحاظ سے جو کفر ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ بلحاظ مدارج کفر کے تفاوت کے ہے۔ نہ بلحاظ کفر حقیقی و غیر حقیقی کے جیسا کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کا خیال ہے۔

جنس کفر کی یہ تقسیم ایسی ہی ہے جیسے حیوان جو جنس ہے۔ اس کی کئی انواع ہیں۔ ان میں سے دو نوعیں گھوڑا اور گدھا ہے۔ پس گو یہ دو قسم کے حیوان ہیں۔ اور ان کی حیثیت اور درجہ میں بھی تفاوت ہے۔ لیکن نفس حیوانیت دونوں میں مساوی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب دوسری قسم کے کفر کو فسق کے مرادف قرار دیا کرتے ہیں۔ ان کی اس غلطی کی تردید خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ کر رہا ہے کہ "اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں"۔ لیکن اس جگہ میں مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے ان کے سامنے ایک اور دلیل رکھتا ہوں۔

دوسری قسم کا کفر بھی دائرہ اسلام سے خروج ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷ پہ فرماتے ہیں:۔

"پہلے صرف اس وجہ سے میں نے مباہلہ سے اعراض کیا تھا۔ کہ میں جانتا تھا۔ کہ مسلمانوں سے ملاعنہ جائز نہیں۔ مگر اب مجھ کو بتلایا گیا ہے۔ جو مسلمان کو کافر کہتا ہے اور اس کو اہل قبلہ اور کلمہ گو اور عقائد اسلام کا معتقد پاکر پھر بھی کافر کہنے سے باز نہیں آتا۔ وہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ سو میں مامور ہوں۔ کہ ایسے لوگوں سے جو ائمۃ التکفیر ہیں۔ اور مفتی اور مولوی اور محدث کہلاتے ہیں۔ اور اتباع و انصار بھی رکھتے ہیں مباہلہ کروں"۔

اس تحریر سے مندرجہ ذیل نتائج ظاہر ہیں (اوّل) پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مفتیوں اور مولویوں سے بدیں وجہ ملاعنہ اور مباہلہ ناجائز سمجھتے تھے۔ کہ آپ کے نزدیک مسلمانوں سے ملاعنہ جائز نہیں۔ گویا انہیں مسلمان سمجھتے تھے۔ دوم۔ آئینہ کمالات اسلام کے زمانہ میں آپ ائمۃ التکفیر سے مباہلہ کے لئے مامور ہوئے۔ اور آپ کو سمجھایا گیا۔ کہ یہ لوگ آپ کی تکفیر کی وجہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں اور درحقیقت مسلمان نہیں۔ لہذا آپ انہیں مباہلہ کی دعوت دیں۔

اب مولوی محمد علی صاحب بتائیں کہ یہ کلمہ گو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ انہیں وہ کفر کی ان دو قسموں میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی ص۱۷۹ پہ بیان فرمائی ہیں کس قسم کی ذیل میں رکھتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ کلمہ گو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج پہلی قسم کی ذیل میں نہیں آسکتے۔ کیونکہ پہلی قسم کے کفر کی حضور نے یہ تشریح فرمائی ہے۔ (اوّل) "ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا"۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ مفتی اور مولوی جو ائمۃ التکفیر تھے نہ اسلام سے انکار کرتے تھے اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرتے تھے۔ بلکہ یہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے قائل تھے پس ان کلمہ گوؤں کو جو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیئے گئے پہلی قسم کفر کے ذیل میں تو ہرگز نہیں رکھا جاسکتا۔ اور لامحالہ یہ دوسری قسم کے ذیل میں ہی آئیں گے۔ کیونکہ دوسری قسم کے الفاظ حصریہ نہیں ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "(دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کا نہ مانے"۔ یہ مثلاً کا لفظ بتاتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے کفر کے علاوہ اور بھی وجوہ کفر ہو سکتی ہیں۔ جو اس دوسری قسم کے تحت میں آئیں گی۔ پس ان مولویوں اور مفتیوں کے کفر کو اس دوسری قسم کے ذیل میں ہی رکھا جائے گا۔ اور چونکہ ان مولویوں اور مفتیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ لہذا یہ کفر کی دوسری قسم جس میں مثلاً مسیح موعود کے کفر کو پیش کیا گیا ہے کفر حقیقی کی ہی دوسری قسم ہو گی۔ نہ کہ فسق جسے کفر حقیقی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ پس صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ دونوں قسم کے کافر بلحاظ حقیقت دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے عقائد میں تناقض

اب مولوی محمد علی صاحب بتائیں۔ کہ جب آئمۃ التکفیر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دائرہ اسلام سے خارج کہا ہے۔ حالانکہ وہ کلمہ گو ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ آنجناب ان کافروں کو جو دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمان بھی کہا کرتے ہیں۔ اور اس طرح انہیں دائرہ اسلام کے اندر بھی قرار دیا کرتے ہیں۔ کیا یہ آپ کے عقائد میں تناقض اور تضاد نہیں۔ اگر یہ "تناقض" اور تضاد اور دین سے تمسخر نہیں۔ تو پھر الفضل کے پیش کردہ دو حوالوں کو آپ کیسے متضاد قرار دے سکتے ہیں دیکھئے قسم اول کے کافر بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور آئمۃ تکفیر کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خارج از اسلام لکھا ہے۔ لیکن آپ آئمۃ التکفیر کو اگر کسی توجیہہ اور اعتبار سے مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ اور انہیں کسی لحاظ سے دائرہ اسلام کے اندر قرار دے سکتے ہیں۔ تو کیوں آپ کو الفضل کے پیش کردہ دونوں حوالوں میں تناقض نظر آرہا ہے۔ اور اُن حوالہ جات کو مختلف قرار دے کر آپ انہیں دین سے تمسخر قرار دینے کا کیا حق رکھتے ہیں۔ اپنے اوپر جب کوئی اعتراض پیدا ہو۔ تو مختلف توجیہیں کرتے ہوئے آپ ہمیں لولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ والا مقولہ سنائیں گے لیکن افسوس اس حکمت کا دروازہ آپ ہمارے لئے بند کرنا چاہتے ہیں۔

کیا مکفرین مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک سیاسی مسلمان ہیں؟

جناب مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون میں خانصاحب دلاور خانصاحب والے خط کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ "وہ تو محض ایک سیاسی خط ہے اس کا منشا ممکن ہے اسی قدر ہو کہ خانصاحب جو ایک بڑے آدمی ہیں پہلے کی طرح جماعت سے نہ نکل جائیں"۔

اب مولوی صاحب فرمائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب آئمہ کفر کو خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔ تو آپ کا انہیں مسلمان یا دائرہ اسلام کے اندر قرار دینا کسی ایسی سیاست پر تو مبنی نہیں جس کا منشاء ممکن ہے یہ ہو کہ غیر احمدی آپ لوگوں سے ناراض نہ ہو جائیں اور آپ لوگوں کو چندہ دینا بند نہ کر دیں۔ پس مولوی صاحب کو اس خط کے سیاسی خط ہونے کا طعنہ دینے سے پہلے اپنے گھر کو دیکھ لینا چاہیئے تھا۔ اور شیش محل میں بیٹھ کر مضبوط قلعہ میں رہنے والوں پر پتھر پھینکنے سے احتراز کرنا چاہیئے تھا۔ پس اگر اس قسم کی سیاست کوئی جرم ہے۔ تو مولوی صاحب کو معلوم رہے

کہ ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

ہمارا نقطۂ نظر

جناب مولوی صاحب آئیے اب میں آپکو سمجھاؤں کہ کیوں ہم غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ اور پھر دائرہ اسلام سے خارج بھی۔ سنئے! اسلام کے اس زمانہ میں دو تصور یا دو نقشے ہیں۔ اسلام کا ایک تصور یا نقشہ تو وہ ہے۔ جسے احمدیت نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ یہ ہمارے نزدیک حقیقی اسلام ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب احمدیت کے مدعی ہونے کی وجہ سے اس کے حقیقی اسلام ہونے سے انکار نہیں کر سکتے۔ اس حقیقی اسلام کے علاوہ اور اس سے باہر اسلام کا دوسرا تصور یا نقشہ وہ ہے جو غیر احمدیوں کے تمام فرقے بحیثیت مجموعی پیش کرتے ہیں۔ یہ اسلام کی صحیح تصویر نہیں۔ بلکہ اس کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اور اس کے ناقص اسلام ہونے سے نہ ہم انکار کرتے ہیں نہ ہی جناب مولوی صاحب موصوف اسے کامل اسلام کا صحیح نقشہ قرار دے سکتے ہیں۔ بلکہ غیر احمدیوں کے اسلام کو ناقص اسلام ہی سمجھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر دونو زیر بحث اقوال کو سمجھ لینا نہایت آسان ہے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جہاں غیر احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ غیر احمدی اس اسلام کو جو حقیقی اسلام ہے نہیں مانتے اور اس کے دائرہ سے باہر ہیں اور غیر احمدیوں کے لئے بھی اس میں پڑنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ جس تصور اسلام کو ہم حقیقی اسلام سمجھتے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا ویسے ہی فرض ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت پر ایمان لانا غیر احمدی تو دائرہ اس سے خارج ہونے کے معترف ہیں۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب بھی اگر سچائی کا اعتراف کرنے سے نہ گھبرائیں تو انہیں بھی احمدیت کو حقیقی اسلام مانتے ہوئے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ ان کے نزدیک بھی غیر احمدی اس حقیقی اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں۔ اگر وہ غیر احمدی حقیقی اسلام کے دائرہ کے اندر سمجھیں تو پھر انہیں غیر احمدیوں کے ناقص اسلام کو حقیقی اسلام مراد دینا پڑے گا اور احمدیت کے حقیقی اسلام ہونے سے انکار کرنا پڑے گا۔

پھر جب ہم غیر احمدیوں کو مسلمان کہتے ہیں۔ یا یہ کہتے ہیں کہ وہ ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ اس ناقص اسلام کے دائرہ کے اندر ہیں جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث لا یبقٰی من الاسلام الا اسمہ کے ماتحت رسمی اسلام فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں اس کے قائلین کو رسمی مسلمان لکھا ہے۔ پس غیر احمدی بے شک اس رسمی اور اسمی اسلام کے دائرہ کے اندر ہیں اس سے خارج نہیں لیکن چونکہ ہندو اور عیسائی اس اسمی اور رسمی اور ناقص اسلام کے دائرہ سے بھی باہر ہیں۔ اس لئے اگر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خان دلاور خان صاحب کے خط میں یہ فرمایا ہو کہ غیر احمدی ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح اسلام کے دائرہ سے خارج نہیں تو یہ امر آپ کے کسی پہلے عقیدہ کے خلاف نہیں۔ اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے عقیدہ سے کچھ پیچھے ہٹ گئے ہیں

پُرحکمت سیاست

جناب مولوی صاحب آپ اس طریق کو آئندہ طعنہ اور تحقیر کے طور پر سیاست نہ قرار دیا کریں۔ کیونکہ یہ وہ پرحکمت سیاست ہے جس کا سبق خود قرآن مجید نے ہمیں سکھایا ہے دیکھئے قرآن مجید یہودیوں اور عیسائیوں کو باوجود ان کی تعلیموں کے بگڑ جانے اور مسخ ہو جانے کے پھر بھی انہیں اہل کتاب ہی قرار دیتا ہے۔ حالانکہ کتاب کی حقیقی تعلیم سے وہ بے نصیب ہیں۔ اور ہم بھی باتباع قرآن کریم عیسائیوں کو عیسائی ہی کہتے ہیں حالانکہ وہ حقیقی عیسائیت کے دائرہ سے لاریب خارج ہیں پس کسی قوم کی جائز حد تک نہ کہ مداہنت کی حد تک خاطر داری کو ملحوظ رکھنا حسن اخلاق ہے جو عین منشا قرآن کریم ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہدار
کآخر کنند دعوی حب پیمبرم

آپ کا خیر اندیش:۔ قاضی محمد نذیر لائل پوری از قادیان

بنگال میں تبلیغ احمدیت

یہ خاکسار موضع گانتلا میں اڑھائی ماہ مقیم رہا۔ نومبائع میاں شمس الدین صاحب کو تعلیم دے کر تبلیغ کے لئے تیار کیا۔ گردونواح کے ۲۵ دیہات میں زبانی اور بذریعہ لٹریچر تبلیغ کی۔ درس قرآن کریم و حدیث روزانہ بعد نماز مغرب جاری رہا۔ ۵۰ طلباء قرآن کریم اور اردو پڑھتے رہے ۷ آدمیوں نے ۳ رکوع پہلا پارہ با ترجمہ پڑھے الحمد للہ کہ ۱۲ اشخاص احمدیت کے مؤید اور محقق پیدا ہو گئے ہیں جو سارے گاؤں کی مخالفت کی کچھ پرواہ نہ کر کے مزید تحقیقات احمدیت کر رہے ہیں۔ ۲۰۰ آدمی دارالتبلیغ میں آئے ۶۰۰ میل پیدل اور ۵۰ میل سائیکل پر تبلیغی سفر کیا۔ ۴ مناظرے ہوئے ۶ ملاؤں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ اکتب سلسلہ کی لوگوں نے مطالعہ

ایک ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ نشر و اشاعت کے لئے جماعتوں اور خاص احباب سے چندہ لیا جاتا ہے۔ مگر احباب اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دیتے۔ اس وجہ سے نہ صرف تبلیغ بذریعہ اشاعت میں دقت پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ آج کل جب کہ دنیا ایک پُر مصائب اور پُر شور دور میں سے گذر رہی ہے۔ اور لوگ حق اور راستی معلوم کرنے کی طرف مائل ہیں۔ ہم اپنا فرض پورے طور سے نہیں ادا کر سکتے اس لئے احباب اور جماعتیں نشر و اشاعت کے چندہ کو ہرگز نہ بھلائیں خواہ تھوڑے سے تھوڑے چندہ کی تحریک ہو۔ اس کی ضرورت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرور اس میں حصہ لیں۔ بعض جماعتیں اس چندہ میں بالکل حصہ نہیں لیتیں یا ان کے بہت کم افراد حصہ لیتے ہیں۔ اس کی زیادہ تر مقامی عہدہ داران پر ذمہ داری ہے۔ جو ہماری تحریکات اور یاددہانیاں احباب تک مناسب طریق سے نہیں پہنچاتے ورنہ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ نشر و اشاعت جس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیر اسلام کے دوبارہ طلوع ہونے کو وابستہ کر کے فرمایا ہے کہ "ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے رکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔" اور احباب کے دلوں میں اس کے لئے قربانی اور جانفشانی کی جگہ خدا تعالےٰ نے نہ رکھی ہو۔ جماعتوں کو چاہیئے جلد اپنے بقائے صاف کریں۔ اور آئندہ اس میں باقاعدہ حصہ لیتے رہیں۔ اور اس صیغہ کے مضبوط بنانے میں ہمیشہ کوشاں رہیں۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشا اور فرمان کے مطابق اس کا کام بڑے پیمانہ پر جاری ہو جائے۔ اس راہ میں سب سے بڑی دقت اس کے پریس کی عدم موجودگی ہے۔ اس لئے جیسا کہ پہلے تحریک کی گئی ہے۔ ذی استطاعت احباب اور جماعتیں اس کے چندہ کے علاوہ پریس کے لئے علیحدہ مدد فرمائیں۔ بعض طلبا کو تعطیلات کے دوران میں چندہ کرنے کے لئے صیغہ ہذا کی کاپیاں دی گئی ہیں۔ خصوصاً مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ کو جو مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف اس چندہ کی تحریک اور فراہمی کے لئے روانہ ہو چکے ہیں احباب ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

امرتسر۔ بیاس۔ جالندھر۔ مالیر کوٹلہ۔ دھوری۔ سنگرور۔ نابھہ۔ پٹیالہ سرہند۔ بسی۔ راج پورہ۔ انبالہ۔ کالکا۔ شملہ۔ سہارن پور۔ ڈیرہ دون منصوری۔ پانی پت۔ کرنال۔ دہلی۔ میرٹھ۔ مرادآباد۔ بریلی۔ شاہجہان پور۔ لکھنؤ۔ فیض آباد۔ بنارس اور ملحقات پرتاب گڑھ۔ الہ آباد۔ مغل سرائے پٹنہ۔ اسلام پور۔ مونگھیر و ملحقات بھاگل پور۔ کلکتہ۔

(خاکسار مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان منشی فاضل میں کامیاب ہونے والے احمدی

امسال قادیان سنٹر سے امتحان منشی فاضل میں سات احمدی طلبا شریک ہوئے جن میں سے چھ کامیاب ہو گئے۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ کل نمبر ۷۰۰ تھے۔

(۱) قاضی محمد بشیر صاحب ۴۶۳
(۲) شیخ لطف الرحمان صاحب پسر منشی کنظیم الرحمان صاحب ۴۳۵
(۳) محمد ابراہیم صاحب ۴۳۳
(۴) سلیم احمد صاحب ۴۲۶
(۵) مولوی عبد الخالق صاحب ۳۰۳
(۶) ذکاء اللہ صاحب ۲۹۱

ممبران دار الشکر کمیٹی کو اطلاع

یکم اگست ۱۹۴۰ء بروز جمعرات دفتر امور خارجہ میں حسب قواعد قرعہ بابت ماہ جون اور جولائی ۱۹۴۰ء بموجودگی قائمقام ناظر صاحب امور عامہ ڈالا گیا۔ جون کا قرعہ محترمہ رحمت الٰہی صاحبہ زوجہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب عربک ٹیچر حویلی ضلع منٹگمری کے نام نکلا اور جولائی کا قرعہ خاکسار کے نام۔ حسب قواعد روپیہ دیا جائے گا۔

خاکسار محمد الدین سکرٹری دار الشکر کمیٹی قادیان ضلع گورداسپور

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا موقعہ

جو احباب اپنا کوئی روپیہ ہمارے توسط سے نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں یا بکفالت جائیداد قرض دینا چاہیں۔ ان کو چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ جو جائیداد رہن کی جائے گی اس کا کرایہ یا پیداوار کا نفع ان کو دیا جائیگا۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

پتہ مطلوب ہے

مسمی نور محمد ولد برہان الدین قوم گوندل ساکن کھیوال تحصیل چکوال ضلع جہلم کا پتہ نظارت بیت المال کو مطلوب ہے۔ جس دوست کو معلوم ہو۔ وہ دفتر بیت المال میں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

ضلع لاہور کی احمدی انجمنوں کو اطلاع

ضلع لاہور کی انجمنوں کے لئے ملک عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال کو تحصیل چندہ کے لئے بندوبست کرنے اور پڑتال حسابات کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ملک صاحب اب دورہ کرنے والے ہیں احباب و عہدہ داران مقامی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گی۔ ناظر بیت المال

تبلیغ کا اچھا طریقہ

بچے جس طرح کہانی شوق سے سنتے ہیں اسی طرح سمجھدار آدمی مذہبی کتب میں افسانے اسی حکمت کے ماتحت پڑھتے ہیں۔ قرآن شریف بھی احسن القصص ہے۔ جو لوگ احمدی لٹریچر سے جان چراتے ہوں۔ ان کو کتاب خاتم النبیین دلچسپ افسانہ کہکر ہدیہ کیجئے۔ ختم کرنے کے بعد ہی اس کو ہاتھ سے رکھیگا۔ صفحات سات سو غیر احمدی میں احمدیت کا انکشن کر دیگی۔ قیمت دو روپیہ۔

منیجر ٹپنک منزل عابد منزل بلیماران دہلی سے منگایئے

فوری علاج

دور حاضرہ کی ایک اکسیر صفت ایجاد

یہ ایک ایسی ایجاد ہے۔ جو آپ کی صحیح معنوں میں مونس و غمخوار ہے۔ اس کی ایک چھوٹی سی شیشی پاس رکھنا ایک قابل ڈاکٹر کی مستقل خدمات حاصل کر لینے کے مترادف ہے۔ یہ آپکو ایسے وقت میں آرام دیگی اور آپ کی اور آپ کے عزیز متعلقین کی خدا تعالیٰ کے فضل سے جان بچائیگی جب بڑی سے بڑی فیس ادا کر کے بھی طبی امداد کا حصول امشکل ہوگا۔ یہ دوائی محنت شاقہ کے ساتھ نہایت بیش قیمت اجزاء سے تیار کی جاتی ہے۔ معدہ کے ہر قسم کے امراض مثلاً ہیضہ۔ اسہال۔ پیچش۔ اپھارہ۔ ریح۔ پیٹ درد۔ بدہضمی تخمہ۔ کھٹے ڈکار۔ نزلہ زکام۔ نزلہ۔ سردرد۔ درد دندان۔ درد داڑھ۔ درد کمر۔ بندش پیشاب۔ نسیان پھوڑا پھنسی۔ خارش چشم۔ خنازیر۔ خونی قے۔ پرانا و بلغمی بخار۔ طاعون تپ دق ہر قسم کے زخم امراض بچگان مثلاً ڈبہ اور سر کے گنج بھڑ۔ بچھو اور اس قسم کے زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر مفید اور مجرب ہے آپکو اگر اپنی اور اپنے متعلقین کی صحت پیاری ہے۔ تو فوری علاج ہر وقت پاس رکھیں قیمت عہ تولہ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ بھیجا جاتا ہے۔ ملنے کا پتہ طبیہ عجائب گھر قادیان

اراضیات سندھ کیلئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت

اراضیات سندھ کے لئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت ہے۔ نئی زمین اور نہری پانی با فراط ہونے کی وجہ سے محنتی کاشتکاروں کے لئے فائدہ کی اچھی صورت ہے۔ سندھ پہنچنے کے بعد ابتدائی ضرورتوں کے لئے مناسب مالی امداد بھی دی جائے گی۔ اصحاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جا کر فائدہ اٹھائیں۔

جملہ خط و کتابت بنام سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۴ راگست۔ سپین کے ایک نیم سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ امریکہ کا غیر معمولی بجٹ پاس کرنا اور جاپان کا مشرقی ایشیاء میں نیا نظام قائم کرنے کا اعلان کرنا۔ یہ دو تو باتیں بین الاقوامی سیاسیات پر گہرا اثر ڈالنے والی ہیں اور دونو ملکوں میں جنگ کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔

دہلی ۴ راگست۔ پنڈت جواہرلال نہرو نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ موجودہ ڈیڈ لاک کو ختم کرنا چاہیئے۔ کانگرس یا وزارتیں قبول کر لے۔ اور یا پھر جیلوں کو بھرے خیال ہے۔ کہ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں سول نافرمانی کے آغاز کی تحریک شروع ہوگی

لاہور ۴ راگست سکھ لیڈر بابا کھڑک سنگھ صاحب کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری آپ کی تقریر کی بنا پر ہے۔ جو آپ نے امرتسر میں کی تھی۔

لنڈن ۴ راگست۔ فرانس کی پیٹان گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ملک کی اقتصادی تعمیر نو کے لئے کارخانے جاری کرنے کے لئے سرکاری امداد دی جائے گی۔ اور بے کاروں کے لئے کام مہیا کیا جائے گا۔ پٹرول کے استعمال پر شدید پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ اب صرف گیس سے چلنے والی کاریں استعمال ہو سکتی ہیں۔

فرانس کی جنگ میں کئی بار ایسا ہوا کہ جرمنی کا کوئی ہوائی جہاز گرا۔ تو اس میں کوئی ہوا باز نہ پایا گیا۔ تحقیقات پر معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن ایسے ہوائی جہاز بناتے ہیں۔ جو ریڈیو کے ذریعہ چلتے ہیں۔ ایک ہوائی جہاز میں ریڈیو کا آلہ لگا ہوتا ہے۔ اور اس میں بیٹھا ہوا ہوا باز اس کی مدد سے دوسرے جہازوں کو چلاتا ہے۔

کلکتہ ۵ راگست آج صبح تین بجے کلکتہ ڈھاکہ میل کا انجن کلکتہ سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر پٹڑی سے اتر گیا اور اس کے ساتھ ہی فرسٹ کلاس کے ڈبے۔ اس حادثہ میں تیس آدمی ہلاک اور ۸۸ زخمی ہوئے۔ باقی تمام مسافر صحیح و سالم کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔ ۲۷ لاشیں اور تمام زخمی بھی کلکتہ لائے گئے ہیں

بمبئی ۵ راگست معلوم ہوا ہے کہ حضور وائسرائے نے مسٹر جناح کو دعوت دی ہے کہ آئندہ سوموار کو یہاں ان سے ملیں۔

لنڈن ۵ راگست۔ فضائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج صبح جنوب مشرقی کنارے پر انگریزی ہوائی جہازوں نے دشمن کے تین لڑنے والے جہاز نیچے گرائے۔ ایک انگریزی ہوائی جہاز کا بھی پتہ نہیں لگ سکا۔

مشرق وسطیٰ کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ انگریزی ہوائی جہاز دشمن کے ہوائی اڈوں اور فوجی مقامات پر شدید حملے کر رہے ہیں۔ ایک حملہ مساوا کی بندرگاہ پر ہوا۔ کئی بم اطالوی آب دوزوں پر گرے۔ اطالوی توپوں نے سخت گولہ باری کی۔ مگر کسی ہوائی جہاز کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

معلوم ہوا ہے کہ آج سنگاپور برما اور ہانگ کانگ میں چھ جاپانی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ سنگاپور میں گرفتار ہونے والا جاپانی ایک جرنلسٹ ہے

رومانیہ سے ہنگری کے ٹرانسلوینیا کے علاقہ کا مطالبہ کرنے کے نتیجہ میں اہل رومانیہ میں ہنگری سے کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے کسان پارٹی کے لیڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سوال پر ہنگری پالیسی اور ملک سے کوئی بات چیت نہ کی جائے۔ ٹرانسلوینیا کے کسان ہنگری کے ماتحت جانے کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔

شملہ ۵ راگست حکومت ہند نے غیر سرکاری والنٹیروں کو ڈرل کی جو ممانعت کر رکھی ہے۔ اس کی وجہ ممانعت کرتے ہوئے آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایسی ڈرل خواہ بغیر ہتھیاروں کے ہو۔ ممنوع ہے۔ اور اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے ملک میں ایسے اداروں کی نشو و نما اور روز افزوں تھی۔ ان کا مقصد فرقہ وار جھگڑے برپا کرنا یا حکومت کے نظام کے متوازی نظام کا قیام تھا۔ یہ دعویٰ کہ کوئی ادارہ کسی فرقہ کے بچاؤ کے لئے ہے۔ بالکل غلط ہے۔ تمام فرقوں کی حفاظت کے لئے حکومت کے پاس کافی پولیس اور فوج ہے۔ جو لوگ پبلک کی حفاظت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ سوک گارڈ میں بھرتی ہو جائیں۔

مہاراجہ صاحب کوچین نے اعلان کیا ہے کہ اختتام جنگ تک دو ہزار روپیہ ماہوار کی امداد حکومت برطانیہ کو دیتے رہیں گے۔ اس سے قبل کوچین گورنمنٹ ایک لاکھ روپیہ دے چکی ہے۔

انقرہ ۵ راگست۔ ترکی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت ترکیہ بڑے زور سے اپنے بچاؤ کی تیاریاں کر رہی ہے ادھر یہ افواہ سنی جا رہی ہے کہ جرمنی اور اٹلی کے نمائندوں کا ایک کمیشن شام جا رہا ہے مگر ابھی تک پتہ نہیں مل سکا کہ یہ افواہ درست ہے یا غلط

لنڈن ۵ راگست۔ رومانیہ اس سال غیر ممالک کو اناج نہیں بھیج سکے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بسو بیا اور بکووینا میں اناج پیدا ہوتا ہے مگر اب یہ دونوں علاقے روس کے قبضہ میں ہیں۔ اس سال رومانیہ کی فصل خود اس کے لئے بھی کافی نہیں ہوگی۔

لنڈن ۸ راگست۔ کل ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چرچل یا مسٹر بٹلر جاپان کے متعلق ایک بیان دیں گے اور بتائیں گے کہ جاپانی علاقہ میں انگریزوں کی گرفتاری کے بعد حالات کیا صورت اختیار کر رہے ہیں

لنڈن ۵ راگست حکومت برطانیہ نے حکم دیا ہے کہ لنڈن میں جو جاپانی گرفتار کئے گئے تھے انہیں جاپان بھیج دیا جائے۔

لاہور ۵ راگست میجر محمد اکبر خان صاحب نے گورنر پنجاب کو انگلینڈ سے ایک خط لکھا ہے جس میں انہوں نے تحریر کیا ہے کہ برطانیہ میں ہندوستانی فوج نہایت خوش و خرم ہے اور اس کے حوصلے بہت بڑھے ہوئے ہیں آپ نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ہندوستانی فوج کو بڑھایا جا رہا ہے

شملہ ۵ راگست۔ ہندوستان سے باہر ابرق بھیجنے کے قواعد میں کچھ تغیر کیا گیا ہے۔ اب ابرق کی تین قسمیں کر دی گئی ہیں۔ سب سے اعلیٰ ابرق برطانیہ کے سوا اور کسی ملک کو بھیجا نہیں جا سکے گا۔ البتہ باقی دو قسمیں کینیڈا۔ آسٹریلیا اور یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کو بھیجی جا سکتی ہیں۔

دہلی ۵ راگست۔ آج مہاراجہ صاحب میسور کے ماتم میں ہندوستان کی کئی ریاستوں مثلاً گوالیار۔ بڑودہ اور کشمیر وغیرہ میں سرکاری دفاتر بند رہے اور جھنڈے سرنگوں کر دیئے گئے

لاہور ۵ راگست۔ دریائے راوی اور ستلج میں سخت طغیانی آگئی ہے۔ دریائے راوی کا پانی ابھی تک چڑھ رہا ہے۔ جالندھر۔ اور ہوشیارپور کے ضلعوں اور ریاست کپورتھلہ میں بھی بارش سے بہت نقصان ہوا۔ اور کئی گھر برباد ہو گئے

بمبئی ۵ راگست۔ آج بمبئی کے بہت سے فرانسیسیوں نے اپنی خدمات فرانسیسی نیشنل کمیٹی کو سپرد کر دی ہیں۔ جنرل ڈیگال نے لنڈن سے انہیں بذریعہ تار ضروری ہدایات بھجوائی ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی